از عدالتِ عظمی

کلدیپ چند

بنام

ریاست ایچ پی اور دیگران

تاریخ فیصلہ: 11 اپریل 1997

[ڈاکٹر اے ایس اینڈ اور کے ٹی تھامس، جسٹس صاحبان]

قانونِ ملازم:

ہماچل پردیش رضاکارانہ اساتذہ پرائمری اسکیم، 1991:

رضاکار اساتذہ کی مدت کار کی بنیاد پر تعیناتی - اس بنیاد پر چیلنج کیا گیا کہ زائد ہونہار امیدواروں کا انتخاب نہیں کیا گیا- ٹریبونل نے انتخاب کو کالعدم قرار دیا- اپیل پر فیصلہ کیا گیا کہ ٹریبونل امیدواروں کی تقابلی خوبیوں کا فیصلہ کرنے کے اختیار کو گھمنڈ کرنے میں غلطی کا شکار ہو گیا- یہ ٹریبونل کو بھیجے گئے انتخابی کمیٹی کے معاملے کا کام تھا جو فریقین کو سننے کے بعد معاملے میں شامل دیگر مسائل کو میرٹ پر قانون کے مطابق نئے سرے سے نمٹانے کے لیے تھا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: 1997 کا دیوانی اپیل نمبر 2745۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

ہماچل پردیش ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، شملہ کے 1992 کے او اے نمبر 212 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے جے ایس اٹری اور دیویندر سنگھ۔ جواب دہندگان کے لیے ٹی سریدھرن اور پی ڈی شرما۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

اپیل کنندہ کو رضاکارانہ اساتذہ پرائمری اسکیم 1991 کے تحت مدت کی بنیاد پر رضاکارانہ استاد کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔ جواب دہندہ نمبر 4 نے اپنی تعیناتی کو اس بنیاد پر چیلنج کیا کہ وہ تعلیمی طور پر اپیل گزار سے زائد ہونہار ہے اور انتخابی کمیٹی نے جواب دہندہ نمبر 4 کو 16 نمبروں کے مقابلے میں ویوا وائس میں اسے 21 نمبر دینے کا جواز پیش نہیں کیا۔ ریاستی انتظامی ٹریبونل نے مدعا علیہ نمبر 4 کی درخواست کی اجازت دی اور اپیل کنندہ کے انتخاب کو کالعدم قرار دے دیا۔ اپیل کنندہ نے ریاستی انتظامی ٹریبونل کا 10 دسمبر 1992 کا حکم جاری کیا ہے۔

ریاستی انتظامی ٹریبونل، ہماری رائے میں، امیدواروں کی تقابلی اہلیت کا فیصلہ کرنے اور مدعا علیہ نمبر 4 کو دیئے گئے 16 نمبروں کے مقابلے میں اپیل کنندہ کو ویوا وائس میں 21 نمبروں کے ایوارڈ میں غلطی تلاش کرنے میں مکمل غلطی کا شکار ہو گیا۔ ٹریبونل نے خصوصی طور پر انتخابی کمیٹی کے لیے مخصوص میدان میں داخل ہونے میں اپنے دائرہ اختیار سے تجاوز کیا۔ یہ نتیجہ کہ اپیل کنندہ نے اپنے انتخاب میں 'ہیرا پھیری' کی ہے، کسی بھی مواد اور وجوہات کی تائید نہیں کرتا ہے اور یہ خالصتاً ایک قیاس آرائی ہے۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دلیپت اباساہی سولونکے، وغیرہ بنام ڈاکٹر بی ایس مہاجن وغیرہ، اے آئی آر (1990) ایس سی 434 میں، کسی حد تک ایک جیسے سوال سے نمٹتے ہوئے، اس عدالت نے رائے دی:

"اس بات پر زور دینے کی ضرورت نہیں ہے کہ سلیکشن کمیٹیوں کے فیصلوں پر اپیلوں کی سماعت کرنا اور امیدواروں کی متعلقہ خوبیوں کی جانچ پڑتال کرنا عدالت کا کام نہیں ہے۔ کوئی امیدوار کسی خاص عہدے کے لیے موزوں ہے یا نہیں اس کا فیصلہ باضابطہ طور پر تشکیل شدہ انتخابی کمیٹی کرتی ہے جو اس موضوع پر مہارت رکھتی ہے۔ عدالت کے پاس ایسی کوئی مہارت نہیں ہے۔ انتخابی کمیٹی کے فیصلے میں صرف محدود بنیادوں پر مداخلت کی جاسکتی ہے، جیسے کہ کمیٹی کی تشکیل میں غیر قانونی یا پیٹنٹ مواد کی بے ضابطگی یا اس کے طریقہ کار سے انتخاب کو خراب کرنا، یا انتخاب کو متاثر کرنے والی بدنیتی ثابت ہونا وغیرہ۔ یہ متدعویہ نہیں ہے کہ موجودہ معاملے میں یونیورسٹی نے متعلقہ حیثیت کی تعمیل میں کمیٹی تشکیل دی تھی۔ کمیٹی ماہرین پر مشتمل تھی اور اس نے اپنے سامنے موجود تمام متعلقہ مواد کو دیکھنے کے بعد امیدواروں کا انتخاب کیا۔ اس طرح کیے گئے انتخاب پر اپیل میں بیٹھ کر اور اسے امیدواروں کی نام نہاد تقابلی خوبیوں کی بنیاد پر الگ کر کے جیسا کہ عدالت نے مشخصہ، عدالت عالیہ غلط ہو گئی اور اپنے دائرہ اختیار سے تجاوز کر گئی۔"

مذکورہ بالا مشاہدہ موجودہ معاملے کے حقائق پر پوری طاقت کے ساتھ لاگو ہوتا ہے۔

فوری معاملے میں اپیل کنندہ کے انتخاب کو ٹریبونل نے بغیر کوئی وجہ بتائے اپیل کنندہ کو ویوا وائس میں 21 نمبروں کے ایوارڈ میں غلطی پا کر کالعدم قرار دے دیا۔ اپیل کنندہ کا انتخاب کسی اور بنیاد پر رد نہیں کیا گیا تھا۔ حالات کے تحت ٹریبونل کے حکم کو برقرار نہیں رکھا جاسکتا۔ اپیل کامیاب ہوتی ہے اور اس کی اجازت ہوتی ہے۔ 10 دسمبر 1992 کے متنازعہ حکم کو اس طرح کالعدم قرار دیا

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

جاتا ہے اور یہ معاملہ قانون کے مطابق اور فریقین کو سننے کے بعد مقدمے میں شامل دیگر مسائل کو نئے سرے سے نمٹانے کے لیے ٹریبونل کو بھیج دیا جاتا ہے۔ کوئی لاگت نہیں۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document